

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 9 نومبر 1964

کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس

بنام

کے ایچ چیمبرز، مدراس

[کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری، جسٹسز]

انکم ٹیکس ایکٹ، (XI، سال 1922)، دفعہ 25(4)۔ جانشینی۔ کیا ہے۔ جانشینی کے بارے میں تلاش۔ ہائی کورٹ۔ نظر ثانی کے لئے دائرہ اختیار۔ منتقل کنندہ

انڈین انکم ٹیکس ایکٹ (XI سال 1922) کی دفعہ 25(4) کے تحت جانشینی پر غور کیا جاتا ہے، جس میں ملکیت کی تبدیلی شامل ہے، یعنی منتقل کنندہ باہر جاتا ہے اور منتقل الیہ اندر آتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ پورا کاروبار منتقل ہو گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ کافی حد تک شناخت اور کاروبار کا تسلسل محفوظ ہے۔ اگر کسی کاروبار کی منتقلی ہوتی ہے تو منتقل کنندہ اور منتقل الیہ کے درمیان کچھ اثاثوں اور ذمہ داریوں کے سلسلے میں کوئی انتظام ہوتا ہے، اس مقصد سے نہیں کہ منتقل کنندہ کو منتقل کردہ کاروبار کا ایک حصہ چلانے کے قابل بنایا جائے بلکہ منتقل الیہ کو قرضوں کے بوجھ کے بغیر کاروبار چلانے کے قابل بنایا جائے، یا، کسی بھی دوسرے مناسب ضمانتی مقصد کے لئے، جانشینی کی مجموعی حیثیت سے فرق نہیں کر سکتے ہیں۔ [49 F-H

ریٹائرڈ، سنز اینڈ کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ اوگسٹن ایچ ایم انسپکٹر آف ٹیکسز، T.C 15(1929) 501، کمشنر آف انکم ٹیکس، برما بمقابلہ این این فرم، I.T.R 2(1934) 85، کمشنر آف انکم ٹیکس، برما بمقابلہ اے ایل وی آر پی فرم، I.T.R 8(1940) 531، جیٹن رام نرملرام بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، بھہار اور اڑیسہ، I.T.R 23 (1953) 288، ملیالم پلانٹیشن لمیٹڈ بمقابلہ کلارک (ایچ ایم انسپکٹر آف ٹیکسز) T.C 19(1935) 314، حوالہ دیا گیا،

فیصلوں کے ذریعے بنائے گئے ٹیسٹوں نے ایکٹ کی دفعہ 25(4) میں "جانشینی" کی اصطلاح کو قانونی مواد فراہم کیا ہے اور کیا حقائق ان ٹیسٹوں پر پورا اترتے ہیں یہ قانون اور حقیقت کا ملا جلا سوال ہوگا۔ لہذا ہائی کورٹ کو قانون کی دفعہ 66(1) کے تحت اختیارات حاصل ہوں گے

کہ وہ جانشینی کے سوال پر ٹریبونل کی جانب سے دیے گئے فیصلے کی صداقت کا پتہ لگائے۔

[52 D]

میناکشی ملز، مدورائی بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس، [1956] 691 S.C.R کا حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 1106، سال 1963۔

مدراس ہائی کورٹ کے 21 دسمبر، 1960 کے فیصلے سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل کی گئی، جس میں کیس نمبر 136، سال 1956 کا حوالہ دیا گیا تھا۔

درخواست گزار کی طرف سے این ڈی کھر خانس اور آراین سمجھتی جواب دہندہ کی طرف سے آرگنٹی ایر،

عدالت کا فیصلہ سنایا جسٹس سباراؤ نے سنایا۔

سباراؤ، ہے۔ خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی اس اپیل سے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 25(4) کے اطلاق پر سوال اٹھتا ہے، جسے بعد میں ایکٹ کہا جاتا ہے، زیر بحث تشخیص کے لئے۔

ایک جی اے چیمبرز دو کاروبار کر رہا تھا، ایک "چیمبرز اینڈ کمپنی" کے نام اور انداز میں اور دوسرا "کروم لیڈر کمپنی" کے نام اور انداز میں۔

پہلا کاروبار کھالوں، چمڑوں اور مائیکا، انشورنس اور جہاز رانی کی دلالی کی برآمد سے متعلق تھا۔ مذکورہ چیمبرز اینڈ کمپنی انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1918 کے تحت ٹیکس دہندگان تھی۔ چونکہ کاروبار خراب حالت میں تھا، لہذا 1931 میں یا اس کے آس پاس جی اے چیمبرز نے مذکورہ کاروبار کا انتظام اپنے بیٹے، کے ایچ چیمبرز کو سونپ دیا۔ انتظامیہ کی تبدیلی نے کاروبار کے معاملات میں کوئی سازگار موڑ نہیں لایا۔ درخواست گزار کا مقدمہ یہ ہے کہ سال 1932 کے آخر میں جی اے چیمبرز نے یہ کاروبار اپنے بیٹے کے ایچ چیمبرز کو منتقل کر دیا اور مذکورہ منتقلی کے بعد کے ایچ چیمبرز نے یکم جنوری 1948 تک اپنے نام پر کاروبار جاری رکھا، جب کاروبار کو ایک محدود کمپنی نے اپنے قبضے میں لے لیا۔ 1948-49ء کے جائزے کے لئے کے ایچ چیمبرز نے ایکٹ کی دفعہ 25(4) کے تحت اس بنیاد پر ریلیف کا دعویٰ کیا کہ کاروبار کا جائزہ پرانے ایکٹ، سال 1918 کے تحت لیا گیا تھا جب یہ ان کے والد جی اے چیمبرز نے کیا تھا، اور یہ کہ مذکورہ چیمبرز نے آخر میں کاروبار کو ان کو منتقل کر دیا تھا۔ سال 1932. انکم ٹیکس افسر نے 18 مارچ 1949 کے اپنے حکم کے ذریعے کہا کہ کے ایچ چیمبرز نے ان کے والد کے

کاروبار کو "چیمبرز اینڈ کمپنی" کے نام پر انجام دینے والے کاروبار کو مجموعی طور پر اپنے ہاتھ میں نہیں لیا اور اس وجہ سے ٹیکس دہندگان قانون کی دفعہ 25(4) کے تحت راحت کے حقدار نہیں ہیں: اپیل پر، اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر نے انکم ٹیکس افسر کی بات سے اتفاق کیا اور کہا کہ کے ایچ چیمبرز کے ذریعہ چلایا جانے والا کاروبار وہی کاروبار نہیں ہے جو اصل میں پرانے ایکٹ 1918 کے تحت ان کے والد کے ہاتھوں میں لیا گیا تھا۔ ایک اور اپیل پر انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل بھی اسی نتیجے پر پہنچا اور پایا کہ والد کی جانب سے چلائے جانے والے کاروبار کی شناخت بیٹے کے ہاتھوں میں گم ہو گئی تھی، کیونکہ پورا کاروبار اسے منتقل نہیں کیا گیا تھا۔ آخر کار ٹریبونل نے مندرجہ ذیل سوال کو مدراس ہائی کورٹ کو اس ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت اپنی رائے کے لئے بھیج دیا:

"کیا حقائق اور معاملے کے حالات میں ٹریبونل نے ٹیکس دہندگان کو انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 25(4) کے تحت راحت دینے سے انکار کر دیا تھا۔"

ہائی کورٹ نے مذکورہ بالا سوال کا جواب ٹیکس دہندگان کے حق میں نفی میں دیا۔ اس نے کہا کہ پیٹا نومبر 1932 کے بعد اپنے والد کے کاروبار میں کامیاب ہو اور، لہذا، ایکٹ کی دفعہ 25(4) کے معنی کے اندر جانشینی ہے۔ لہذا اپیل۔

ریونیو کے ماہر وکیل جناب کارخانیں نے ہمارے سامنے دو اعتراضات اٹھائے، یعنی (i) ٹریبونل کی جانب سے ہائی کورٹ کو بھیجا گیا سوال صرف ایک خالص حقیقت کا سوال تھا اور اس لیے ہائی کورٹ کو اس پر اپنی رائے دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اور (ii) جہاں ٹرانسفر کرنے والا خیر سگالی اور زیادہ تر اثاثوں کو برقرار رکھتا ہے اور منتقل کنندہ بنیادی کاروبار کے اثاثوں کے ایک حصے کے ساتھ ایک ہی کاروبار کرتا ہے، تو یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 25(4) کے معنی کے اندر پورے کاروبار کی جانشینی ہے۔

ہم پہلے دوسرا سوال اٹھاتے ہیں۔ ان کے والد جی اے چیمبرز دو آزاد کاروبار کر رہے تھے، ایک کھالوں، چمڑوں اور مائیکا کی برآمد میں، انشورنس اور شپنگ بروکریج میں "چیمبرز اینڈ کمپنی" کے نام اور انداز میں اور دوسرا "کروم لیڈر کمپنی" کے نام اور انداز کے تحت۔ 1932 میں، جی اے چیمبرز نے سابقہ کاروبار کا واحد انتظام اپنے بیٹے، کے ایچ چیمبرز کو سونپ دیا۔ پیٹا کاروبار چلا رہا تھا، لیکن کسی کامیابی کے ساتھ نہیں۔ جولائی 1932 میں، پیٹا اپنے کاروبار کے سلسلے میں بیرون ملک جا رہا تھا۔ 7 جولائی، 1932 کو، بیٹے کے ہندوستان چھوڑنے سے پہلے، جی اے چیمبرز نے انہیں ایک خط لکھا جس میں بتایا گیا کہ اگست 1932 کے آخر تک کاروبار

میں ان کی طرف سے سرمایہ کاری کی گئی 40,000 روپے کی رقم ختم ہو جائے گی، اور جب تک کہ ان کے (والد) 60,000 روپے کی سرمایہ کاری نہیں کرتے، جس کا وہ خطرہ مول نہیں لے سکتے، کاروبار نہیں کیا جاسکا۔ لہذا انہوں نے اپنے بیٹے کو مشورہ دیا کہ چیمبرز اینڈ کمپنی کو ختم کیا جاسکتا ہے اور اگر وہ چاہیں تو وہ مذکورہ کمپنی کی خیر سگالی حاصل کر سکتے ہیں تاکہ وہ چیمبرز اینڈ کمپنی کی خیر سگالی اور رابٹوں سے کچھ فائدہ اٹھا سکیں، یا تو کمپنی کے کسی نہ کسی رابطے کو دلچسپ بنا کر یا کمیشن کی بنیاد پر کام کرنے کی پیشکش کر کے۔ 8 جولائی 1932 کو بیٹے نے والد کو جواب دیا کہ وہ اپنے نام پر یا چیمبرز اینڈ کمپنی کے نام سے نئے سرے سے شروعات کرنا پسند کرے گا۔ انہوں نے یہ بھی مشورہ دیا کہ وہ کم کرایہ پر جگہ حاصل کر سکتے ہیں اور ایک چھوٹے عملے کا استعمال کر سکتے ہیں۔ اور اپنے والد سے درخواست کی کہ وہ اسے موجودہ نجی کوڈ استعمال کرنے کی اجازت دیں۔ 5 دسمبر 1932 کو جی اے چیمبرز نے اپنے آڈیٹرز سے پوچھا۔ فریزر اینڈ اس نے چیمبرز اینڈ کمپنی کے بھی کھاتے بند کرنے اور 30 نومبر 1932 کو ختم ہونے والے 8 ماہ کے لیے بیلنس شیٹ، وینچر اور نفع و نقصان کے بھی کھاتے بھیجنے کا فیصلہ کیا، جس میں کے ایچ چیمبرز کی جانب سے لیے گئے بھی کھاتوں کا شیڈول بھی شامل تھا۔ اس خط میں جی اے چیمبرز نے آڈیٹرز کو مطلع کیا کہ یکم دسمبر 1932 سے کے ایچ چیمبرز اپنے نام سے برآمدی کاروبار کو الگ سے چلائیں گے۔ انہوں نے چیمبرز اینڈ کمپنی سے کہا تھا کہ وہ نومبر کے آخر تک اپنے بھی کھاتے بند کر دیں اور جی اے چیمبرز سے متعلق ایسے تمام بھی کھاتے میسرز چیمبرز اینڈ کمپنی کو منتقل کر دیں تاکہ ہم "کروم پیٹ" میں میسرز چیمبرز اینڈ کمپنی کا بھی کھاتہ چلا سکیں۔ اس خط پر کروم لیڈر کمپنی کی جانب سے جی اے چیمبرز کے دستخط تھے۔ اس خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ یکم دسمبر 1932 سے کے ایچ چیمبرز برآمدی کاروبار چلائیں گے اور چیمبرز اینڈ کمپنی میں موجود جی اے چیمبرز کے بھی کھاتے کروم لیڈر کمپنی کے بھی کھاتے میں منتقل کر دیے جائیں گے۔ اس تاریخ سے برآمدی کاروبار جو کے ایچ چیمبرز پہلے مینیجر کی حیثیت سے چلا رہے تھے وہ اپنے نام پر جاری رہے گا۔ یعنی مینیجر کے بجائے اس کے اپنے مالک کے طور پر۔ جی اے چیمبرز کی طرف سے دی گئی ہدایات کے مطابق، مسرز آڈیٹرز فریزر اینڈ اس نے چیمبرز اینڈ کمپنی کی بیلنس شیٹ تیار کی اور جی اے چیمبرز اور کے ایچ چیمبرز کے انفرادی بھی کھاتے بھی تیار کیے۔ بیلنس شیٹ سے پتہ چلتا ہے کہ جی اے چیمبرز کو 2-10-567485 روپے مالیت کے اثاثے اور 3-12-595433 روپے کے واجبات دیے گئے تھے۔ کے ایچ چیمبرز کو 3-2-55214 روپے مالیت کے اثاثے اور 2-0-27266 روپے مالیت کے واجبات

دیئے گئے۔ کے ایچ چیمرز کو دی جانے والی ذمہ داریوں میں وہ رقم شامل ہے جو جی اے چیمرز کو دیئے گئے اثاثوں اور واجبات کی قیمت کے درمیان فرق کی نمائندگی کرتی ہے۔ بڑے پیمانے پر کہا گیا ہے کہ والد نے کمپنی کی ذمہ داریوں اور اثاثوں کو سنبھال لیا تھا، بشمول عمارتیں اور مشینری جو واجبات کی ادائیگی کے لئے کافی تھیں، جبکہ بیٹے کو تجارت میں ذخیروں اور قرضوں کی ایک چھوٹی سی رقم دی گئی تھی۔ اس الاٹمنٹ کے بعد، یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ کے ایچ چیمرز نے اسی طرح کے کاروبار کو جاری رکھا جو چیمرز اینڈ کمپنی نے اس کاروبار کے تمام اجزاء کو سنبھالتے ہوئے ایک ہی احاطے، ایک ہی ٹیلی فون نمبر، پوسٹ باکس نمبر، نجی کوڈ اور ٹریڈ مارک اور عملے کے اہم حصوں کا استعمال کرتے ہوئے کیا تھا کہ، چیمرز اینڈ کمپنی سے تعلق رکھتے تھے۔ 23 مئی 1933 کو جی اے چیمرز نے لیورپول اور لندن اور گلوب انشورنس کمپنی، کلکتہ کو خط لکھا، جس میں انہوں نے کہا:

"ہم آپ کے نمائندے کے ساتھ اپنی بات چیت کی تصدیق کرتے ہیں کہ چونکہ ہم نے اپنا سارا برآمدی کاروبار جناب کے ایچ چیمرز کو منتقل کر دیا ہے، جو اب اپنے نام پر اور اپنے خطرے اور ذمہ داری پر کاروبار چلا رہے ہیں، ہمیں خوشی ہوگی اگر آپ اپنی فرم کی ایجنسی ان کو منتقل کر دیں گے۔"

محکمہ کی جانب سے یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ جی اے چیمرز نے لیورپول اور لندن اور گلوب انشورنس کمپنی کو اس کمپنی کی ایجنسی کے ایچ چیمرز کے زیر انتظام چیمرز اینڈ کمپنی کو منتقل کرنے میں اپنے اچھے دفاتر کا استعمال کیا۔ مندرجہ بالا دستاویزات اور اعترافات سے مندرجہ ذیل حقائق سامنے آتے ہیں: جی اے چیمرز دو کاروبار چلا رہا تھا، ایک چیمرز اینڈ کمپنی کے نام اور انداز کے تحت اور دوسرا کروم لیڈر کمپنی کے نام اور انداز کے تحت۔ چیمرز اینڈ کمپنی ایکسپورٹ کا کاروبار کر رہی تھی۔ 7 جولائی، 1932 سے کچھ مہینے پہلے، کے ایچ چیمرز اینڈ کمپنی کے کاروبار میں چیمرز نے 40,000 روپے کی سرمایہ کاری کی اور دراصل اس کا انتظام کر رہے تھے۔ کاروبار خسارے میں چل رہا تھا اور والد کاروبار جاری رکھنے کے لئے بے چین نہیں تھے لہذا، انہوں نے اپنے بیٹے کو کچھ متبادل تجاویز دیں۔ لیکن بیٹا آزادانہ طور پر کاروبار جاری رکھنے کے لئے بے چین تھا۔ یہی کھاتے کے آڈٹ اور بیلنس شیٹ کمپنی کے آڈیٹرز کی جانب سے تیار کیے جانے کے بعد تبدیلی عمل میں لائی گئی۔ اور باپ نے پرانی ذمہ داریوں اور اثاثوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیا جو انہیں ادا کرنے کے لئے کافی تھے اور کاروبار بیٹے کے حوالے کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد، بیٹا اپنے نام پر چیمرز اینڈ کمپنی کا کاروبار چلا رہا تھا، اسی پیشگی غلطی

میں، چیمبرز اینڈ کمپنی کے تمام حلقوں پر قبضہ کر رہا تھا، ایک ہی کوڈ اور ٹریڈ مارک کا استعمال کرتے ہوئے اور کمپنی کے عملے کے اہم ارکان۔ یہ سچ ہے کہ چیمبرز اینڈ کمپنی کا نام والد نے برقرار رکھا تھا، لیکن اس نام کے تمام فوائد، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، بیٹے کو منتقل کر دیا گیا تھا۔ یہ بھی سچ ہے کہ چیمبرز اینڈ کمپنی کے کچھ قابل ذکر اثاثے بیٹے کو منتقل نہیں کیے گئے تھے، لیکن انہیں والد نے صرف قرضوں کی ادائیگی کے لئے برقرار رکھا تھا تاکہ بیٹے کو بھاری قرضوں کے بوجھ کے بغیر منتقل شدہ کاروبار کو جاری رکھنے میں مدد مل سکے۔ والد کی طرف سے اثاثوں اور واجبات پر قبضہ کرنے کا مقصد اسی خطوط پر اپنا کاروبار جاری رکھنا نہیں تھا، بلکہ بیٹے کے ذریعہ منتقل کردہ کاروبار کو مؤثر اور منافع بخش طریقے سے آگے بڑھانے میں سہولت فراہم کرنا تھا۔ ان حقائق کی بنیاد پر، کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 25(4) کے معنی کے اندر کاروبار میں کوئی جانشینی نہیں تھی؟ اگرچہ لفظ "جانشینی" کی کوئی واضح اور مکمل تعریف نہیں ہے، لیکن فیصلہ شدہ مقدمات اور تدریسی کتابیں اس موضوع پر کچھ روشنی ڈالتے ہیں۔ سائمن کے انکم ٹیکس، جلد 2، دوسرے ایڈیشن میں، یہ صفحہ 137-138 میں بیان کیا گیا ہے:

"خاص طور پر، فیصلہ شدہ مقدمات سے استدلال کے نتیجے میں لفظ "جانشینی" کے ذریعہ کسی حد تک مصنوعی معنی حاصل کیے گئے ہیں....."

"جانشینی قائم کرنے کے لیے، وسیع پیمانے پر، متعلقہ پورے کاروبار پر قبضہ کرنا ضروری ہے۔ لیکن اگر کسی کاروبار کو مجموعی طور پر سنبھال لیا جاتا ہے تو، حقیقت یہ ہے کہ کاروبار کے معمولی اثاثوں کو منتقلی سے خارج کر دیا جاتا ہے، اس سے جانشینی کو روکا نہیں جاسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خریدار کے پاس پہلے سے ہی اسی طرح کا کاروبار ہے، جانشینی قائم کرنے میں ایک مادی حقیقت نہیں ہے۔ کاروبار کو بند کرنے کے مقصد سے اس کی خریداری جانشینی کے طور پر ظاہر نہیں ہوگی۔"

دیگر سوالات جو معیار کے طور پر استعمال کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں: (1) کیا منتقلی کے بعد اسی طرح کی تجارت کی گئی ہے؛ (2) کیا خیر سگالی یا دیگر غیر منقولہ اثاثے منتقلی میں شامل ہیں؛ (3) کیا عملے کو سنبھالا جاتا ہے۔ (4) منتقل کنندہ کے ذخیروں اور قرضوں کی منتقلی پر برتاؤ؛ (5) کیا منتقلی کے نتیجے میں تجارت کو جاری رکھنے میں وقفہ تھا" (برٹن فیری سٹیبل کمپنی، لمیٹڈ بمقابلہ

بیری، [1940] 463K.B1 (476).

ریٹیلڈز، سنز اینڈ کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ اوگسٹن (ایچ ایم انسپکٹر آف ٹیکسز) (1) میں لارڈ ہین ورتھ، ایم آر نے رولٹ، جے کی طرف سے مقرر کردہ مندرجہ ذیل معیاروں کو قبول کیا تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ آیا جانشینی ہوئی ہے، یعنی:

"آپ کاروبار کی ماضی کی تاریخ سے جانشین کی آمدنی کی پیمائش کرنا چاہتے ہیں، لہذا یہ ضروری ہے کہ سابق ملکیت کے کاروبار اور موجودہ ملکیت میں کاروبار کے درمیان ایک بہت قریبی شناخت ہونی چاہئے۔"

رنگون ہائی کورٹ نے انکم ٹیکس کمشنر برما بمقابلہ این این فرم (2) میں انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 26(2) میں لفظ "جانشین ہونا" کے معنی پر غور کرنا تھا۔ صفحہ، چیف جسٹس نے عدالت کی رائے دیتے ہوئے کہا:

"تاکہ کسی شخص کو کسی کاروبار، پیشے یا مشغلے کو آگے بڑھانے میں دوسرے شخص کے "جانشین ہونا" ہونے کے لئے ضروری ہے، یہ ضروری ہے کہ جانشین شخص مجموعی طور پر کاروبار کو آگے بڑھانے میں اپنے پیشرو کو کامیاب کرے۔"

رنگون ہائی کورٹ نے برما کے کمشنر آف انکم ٹیکس بمقابلہ اے ایل وی آر پی فرم (8) میں ایک بار پھر اسی اصول کا اعادہ کیا۔ لفظ "پورا کاروبار" کا کیا مطلب ہے، دوسرے فیصلوں کا موضوع رہا ہے۔ پٹنہ ہائی کورٹ کی ایک ڈویژن بیچ نے جیٹن رام نرمل رام بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر، بہار اور اڑیسہ (4) کے متعلقہ فیصلوں پر غور کرنے کے بعد کہا کہ اگر دونوں فرموں یعنی منتقل کنندہ اور مُنقل الیہ کرنے والی فرموں کے درمیان ہونے والی سرگرمیوں کی نوعیت اور وسعت میں کافی شناخت یا مماثلت ہو تو یہ کافی ہے۔ عدالت نے اس میں کہا:

"دفعہ 26(2) یا دفعہ 25(4) کے اطلاق کے لئے ہر معاملے میں یہ ضروری نہیں ہے کہ جانشین فرم کے پاس ریاضیاتی طور پر پیشرو فرم کی طرح ہی کاروبار ہونا چاہئے یا یہ کہ اسے اسی حد تک تجارت یا گاہکوں کے ایک ہی لائن یا سیٹ پر قبضہ کرنا چاہئے جو پیشرو فرم سے تعلق رکھتا ہے اور نہ ہی اس کا مطلب یہ ہے کہ جانشین فرم کو تمام مختلف کمپنیوں پر قبضہ کرنا چاہئے تھا۔ وہ کاروبار جو پیشرو فرم نے جاری رکھے ہوئے تھے۔"

ملیالم پلانٹیشنز لمیٹڈ بمقابلہ کلارک (ایچ ایم انسپکٹر آف ٹیکسز) (1) میں اپریل 1928 کے 28 مارچ 1928 کے ایک معاہدے کے تحت ایک اور کمپنی سے یکم اپریل 1928 کو ہندوستان میں ایک ربرٹ ملکیت حاصل کی تھی، جس میں پودے لگانے، نرسریاں، فیکٹریاں، پلانٹ وغیرہ شامل تھے، اور معاہدوں اور مصروفیات کا فائدہ، چاہے وہ قلیوں یا دیگر کے ساتھ

ہو، لیکن کسی بھی کتابی قرض یا فروخت کنندہ کی فروخت کرنے والی تنظیم پر قبضہ نہیں کیا۔ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ تجارت کا کوئی سلسلہ نہیں تھا۔ اس دلیل کو مسترد کرتے ہوئے، فنلے، جے نے مشاہدہ کیا:

"میرے خیال میں جو کچھ کیا گیا، اس کا خلاصہ واضح طور پر یہی تھا۔ اس چیز کو ایک مستقل تشویش کے طور پر لیا گیا تھا، اس پر بڑھتی ہوئی چیزوں کے ساتھ، اور جائیداد میں کام کرنے کے لئے کام کرنے والے قلیوں کے ساتھ۔ میں اس میں مزید نہیں جا رہا ہوں کیونکہ یہ بنیادی طور پر حقیقت کا سوال ہے، لیکن میں اس نقطہ نظر سے گریز نہیں کر سکتا کہ ایسا مواد موجود تھا جس پر کمشنر اس نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں کہ جانشینی ہوئی تھی۔"

یہ اس موقف کے لئے ایک اتھارٹی ہے کہ اگر کسی کاروبار کو ایک مستقل تشویش کے طور پر لیا جاتا ہے تو محض یہ حقیقت کہ کچھ اثاثے، جن کی جانشین کو کاروبار جاری رکھنے کے لئے ضرورت نہیں تھی، اسے منتقل نہیں کیا گیا تھا، اس لئے یہ قانون میں جانشینی نہیں بن جائے گا۔ فیصلوں کو کئی گنا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جانشینی میں ملکیت کی تبدیلی شامل ہے۔ یعنی منتقل کنندہ باہر جاتا ہے اور منتقل الیہ اندر آتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ پورا کاروبار منتقل ہو گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ کافی حد تک شناخت اور کاروبار کا تسلسل محفوظ ہے۔ اگر کسی کاروبار کی منتقلی ہوتی ہے تو منتقل کنندہ اور منتقل الیہ کے درمیان کچھ اثاثوں اور ذمہ داریوں کے سلسلے میں کوئی بھی انتظام اس مقصد سے نہیں ہے کہ منتقل کنندہ کو منتقل کردہ کاروبار کا ایک حصہ چلانے کے قابل بنایا جائے بلکہ منتقل الیہ کو قرضوں کے بوجھ یا کسی دوسرے مناسب مشترکہ مقصد کے بغیر کاروبار چلانے کے قابل بنانا جانشینی کی مجموعی حیثیت سے محروم نہیں ہو سکتا ہے۔

موجودہ معاملے میں باپ کا برآمدی کاروبار بیٹے نے کیا۔ سارا کاروبار منتقل کر دیا گیا، شناخت کو محفوظ رکھا گیا اور وہی کاروبار جاری رکھا گیا۔ والد نے قرضوں کو واپس لینے کے مقصد سے کچھ اثاثے اپنے لئے محفوظ رکھے۔ انہوں نے ایسا اس مقصد کے لئے نہیں کیا کہ وہ خود سے ایک ہی کاروبار چلا سکیں بلکہ صرف بیٹے کو اسی کاروبار کو زیادہ مؤثر طریقے سے چلانے میں مدد کریں۔ اگر ایسا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جو حقائق ملے ہیں یا تسلیم کیے گئے ہیں ان کی بنیاد پر موجودہ معاملے میں جانشینی کا واضح معاملہ موجود ہے۔

ریونیو کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ جانشینی ہوئی ہے یا نہیں یہ حقیقت کا خالص سوال ہے اور ہائی کورٹ کے پاس ٹریبونل کی طرف سے دیئے گئے فیصلے کی درستگی پر سوال اٹھانے کا کوئی اختیار نہیں ہے کہ کاروبار میں کوئی جانشینی نہیں ہے۔

مینا کشی ملز، مدورائی بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس (1) کی اس عدالت نے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کیں جو اب ہمارے سامنے اٹھائے گئے سوال سے متعلق ہیں:

(a) جہاں کسی مسئلے پر حتمی نتیجہ حاصل ہونے والے حقائق سے اخذ کیا جانے والا نتیجہ ہو تو قانون کے کسی اصول کے اطلاق پر قانون اور حقیقت کا ملا جلا سوال پیدا ہوتا ہے اور ایسے معاملے میں پائے جانے والے حقائق سے اخذ کیا جانے والا نتیجہ قانون کا سوال ہوتا ہے اور عدالت کی جانب سے نظر ثانی کے لیے کھلا ہوتا ہے۔

(b) جہاں مسئلے کے حتمی تعین میں قانون کے کسی اصول کا اطلاق شامل نہ ہو، وہاں حقائق سے اخذ کردہ نتیجہ حقیقت کا خالص نتیجہ ہے حالانکہ یہ دیگر بنیادی حقائق سے اخذ کیا گیا ہے۔

(c) یہ تجویز کہ ثابت شدہ حقائق سے اخذ کیا گیا نتیجہ قانون کا ایک حصہ ہے، قانون اور حقیقت کے مخلوط سوالات پر اس کے اطلاق میں درست ہے، لیکن حقیقت کے خالص سوالات پر نہیں۔

حقائق کے خالص سوالات کے معاملے میں، ثابت شدہ حقائق کو حقائق کا سوال ہونے کی صورت میں قانون میں غلط قرار دیا جاسکتا ہے اگر اس کی تائید کرنے کے لئے کوئی ثبوت نہ ہو یا اگر یہ غلط ہو۔"

قانون کے سوال اور حقائق کے سوال کے درمیان یہ فرق بار میں حوالہ دیئے گئے کچھ انگریزی فیصلوں سے بھی سامنے آیا تھا۔ بیل (ٹیکسوں کا سروے کرنے والے) بمقابلہ نیشنل پراونشل بینک آف انگلینڈ لمیٹڈ (2) میں ماسٹر آف دی رولز نے مشاہدہ کیا:

"معاملے کے اس حصے پر کمشنروں کی رائے یہ ہے:"

کمشنروں کی رائے تھی کہ مذکورہ چوتھے قاعدے کے معنی میں کوئی جانشینی نہیں ہے۔ یعنی، جیسا کہ میرے بھائی میتھیو نے نشانہ ہی کی ہے، یہ حقیقت نہیں ہے کہ کوئی جانشینی نہیں تھی، بلکہ یہ کہ اس معاملے میں ہونے والی خاص قسم کی جانشینی چوتھے قاعدے کے معنی میں جانشینی نہیں تھی۔ یہ کوئی حقیقت نہیں ہے، بلکہ اس حقیقت پر مبنی قانون اور تعمیر کی ایک دریافت ہے کہ ایک موجودہ بینک نے ختم ہونے کے مقصد سے نہیں بلکہ ترقی کے مقصد سے، دوسرے بینک کے موجودہ کاروبار کو کسی دوسری جگہ پر حاصل کیا اور اس پر قبضہ کیا۔

اسی طرح، میتھیو، ایل فاضل جسٹس نے کہا:

"کمشنروں کو مذکورہ چوتھے قاعدے کے معنی میں کوئی جانشینی نہیں کہنا چاہیے۔ یہ قانون کی وہ تجویز ہے جس کا فیصلہ ہمیں حقائق سے ہٹ کر کرنا ہے اور ہم اس نظریے سے اختلاف کرنے کے حقدار ہیں۔"

ولسن اور بارلو بمقابلہ چبیٹ (ایچ ایم انسپکٹر آف ٹیکسز) (2) رولٹ، جسٹس نے مشاہدہ کیا:
"سوال یہ تھا کہ کیا یہاں جانشینی ہوئی ہے، جو حقیقت کا بنیادی سوال ہے، جس پر یقیناً یہ ممکن ہے کہ کمشنر قانون کے بارے میں غلط نقطہ نظر اختیار کریں اور غلط قانون لاگو کریں۔"
فاضل جج اس نتیجے پر پہنچے:

"میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ مجھے یہ کہنے کا کوئی طریقہ نظر نہیں آتا کہ جس طرح کمشنروں نے اس معاملے سے نمٹا ہے اس میں میں قانون میں کسی بھی قسم کی غلطی کو دیکھ سکتا ہوں۔....."

ان مشاہدات کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی خاص معاملے میں جانشینی ہے یا نہیں، اس نتیجے پر پہنچنے کے لئے صحیح جانچ کا اطلاق نہیں کیا جاتا ہے، تو اسے ہائی کورٹ کے ذریعہ دوبارہ کھولا جاسکتا ہے۔ ملیالم پلانٹیشنز لمیٹڈ بمقابلہ کلارک (ایچ ایم انسپکٹر آف ٹیکسز) (2) میں، فنانلے جسٹس نے اپنے سامنے رکھے گئے حقائق پر کچھ تفصیل سے غور کرنے کے بعد، اس معاملے میں مزید جانے سے انکار کر دیا کیونکہ جانشینی کی تلاش بنیادی طور پر حقیقت کا سوال تھا۔ لیکن اس معاملے کے حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ درست ٹیسٹ کا اطلاق کیا گیا تھا اور، لہذا، کمشنروں کی طرف سے کوئی غیر قانونی کام نہیں کیا گیا تھا۔

مذکورہ فیصلوں میں یہ واضح نہیں کیا گیا تھا کہ ہر معاملے میں جانشینی کا پتہ لگانا ایک حقیقت ہے۔ درحقیقت، پہلے دو فیصلے واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اس سوال پر کہ آیا جانشینی کسی خاص شق کے معنی کے اندر ہے یا کیا یہ قانون کی کسی غلطی کی وجہ سے خراب ہوئی ہے حتمی نہیں ہے۔ انگریزی نقطہ نظر بھی اس عدالت کے بیان سے مطابقت رکھتا ہے۔

لہذا سوال یہ ہے کہ کیا یہ نتیجہ کہ کوئی شخص اس قانون کی دفعہ 25(4) کے تحت اپنے کاروبار میں دوسرے کے ساتھ کامیاب ہوا ہے، حقیقت ہے۔ سائمن نے انکم ٹیکس کے بارے میں اپنی کتاب میں کہا ہے کہ "جانشینی" کے لفظ نے کچھ مصنوعی معنی حاصل کر لیے ہیں۔ ہم نے جن معاملوں پر غور کیا ہے ان میں اوپر اور اسی طرح کے دیگر معاملوں میں کچھ ٹیسٹ کیے گئے ہیں، اگرچہ مکمل نہیں ہیں، تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ کسی مخصوص معاملے میں جانشینی ہے یا

نہیں۔ کسی کاروبار کی ملکیت، سالمیت، شناخت اور تسلسل کی تبدیلی کے امتحانات کو پورا کرنا پڑتا ہے اس سے پہلے کہ یہ کہا جاسکے کہ ایک شخص دوسرے کے کاروبار میں "جانشین" ہو۔ جب تک ٹریبونل کے ذریعے پائے گئے حقائق مذکورہ معیار کو پورا نہیں کرتے، اس وقت تک یہ نتیجہ حتمی نہیں ہو سکتا۔ فیصلوں کے ذریعے بنائے گئے معیاروں نے ایکٹ کی دفعہ 25(4) کے معنی کے اندر "جانشینی" کی اصطلاح کو قانونی مواد فراہم کیا ہے اور کیا حقائق ان معیاروں کو پورا کرتے ہیں یہ قانون اور حقیقت کا ملا جلا سوال ہے۔ اگر ایسا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ٹریبونل کے حکم سے قانون کا سوال پیدا ہوا اور ہائی کورٹ کے پاس جانشینی کے سوال پر ٹریبونل کی طرف سے دیئے گئے فیصلے کی صداقت کا پتہ لگانے کا اختیار ہے۔ نتیجے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔ اپیل خارج کر دی گئی۔